ہے اسی سے ہدایت طلب کرنی چاہیئے۔ اسی لیے بندوں کو نماز کی ہر رکعت میں یہ دعا کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔

﴿ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ﴾ (الفاتحة ۱/ ٦)

"یااللہ! ہمیں صراطِ مستقیم کی راہنمائی فرما۔"

انبیاء علیہم السلام کو بھی اللہ تعالیٰ ہی ہدایت سے سرفراز فرماتا ہے۔ قرآن مجید میں حضرت ابراہیم، اسحاق، یعقوب، نوح، داود، سلیمان، ایوب، یوسف، موسیٰ، ہارون، زکریا، یحییٰ عیسیٰ، الیاس، الیسع، اور لوط علیہم السلام کے اسمائے گرامی ذکر کر کے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَاجْتَبَيْنَاهُمْ وَهَدَيْنَاهُمْ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴾ (الأنعام٦/ ٨٧)

"ہم نے ان سب کو چنا اور صراط مستقیم کی راہنمائی کی۔"

ہدایت اسی کو مل سکتی ہے جسے اللہ تعالیٰ ہدایت دے۔

﴿ وَمَن يَهْدِ اللَّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۖ وَمَن يُضْلِلْ فَلَن تَجِدَ لَهُمْ أَوْلِيَاءَ مِن دُونِهِ ۖ ﴾

(الاسراء١٧/ ٩٧)

"ہدایت یافتہ وہی ہے جسے اللہ تعالیٰ ہدایت دے اور وہ جسے گمراہ کرے تم اس کے لیے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی دوست اور مددگار نہ پاؤ گے۔"

﴿ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَن يَشَاءُ ۚ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ﴾ (القصص٢٨/ ٥٦)

"آپ جسے چاہیں ہدایت نہیں دے سکتے اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے ہدایت کی توفیق دیتا ہے اور وہی ہدایت والوں کو بہتر جانتا ہے۔"

جسے اللہ تعالیٰ ہدایت کی توفیق دے اسے چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا رہے۔

﴿ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ ۖ ﴾

(الأعراف٧/ ٤٣)

"تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے ہمیں اس (اسلام) کی ہدایت دی۔ وہ اگر ہدایت نہ دیتا تو ہم ہدایت پر نہیں آسکتے تھے۔"

ہدایت مل جانے کے بعد یہ دعا بھی کرتے رہنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس پر قائم رکھے اور اس سے محروم نہ کر دے۔

﴿ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا﴾ (آل عمران۳/ ۸)

"اے ہمارے پروردگار! تو نے ہمیں ہدایت بخشی ہے تو اب ہمارے دلوں کو اس سے موڑ نہ دینا۔"

چونکہ ہدایت اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے وہ جسے چاہے ہدایت کی توفیق دیتا ہے۔ اس لئے اس حدیث میں فرمایا: "میرے بندو! تم سب گمراہ ہو' سوائے ان کے جنہیں میں ہدایت دوں تم سب مجھ سے ہدایت طلب کرو۔ میں تمہیں ہدایت دوں گا۔"

(۳) رزق اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے بندو! تم بھوکے ہو' سوائے اس کے جسے میں کھانا دوں۔ تم مجھ سے کھانا مانگو میں تمہیں کھانا دوں گا۔

اس حصہ میں رزق و روزی کے متعلق فرمایا کہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ اس لیے رزق اور روزی کی درخواست اللہ تعالیٰ سے کرنی چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ کا ایک نام "الرزاق" بھی ہے۔ یعنی بہت زیادہ رزق دینے والا۔ روئے زمین پر جس قدر مخلوقات موجود ہیں ان سب کا رازق اور روزی رساں صرف اللہ تعالیٰ ہے۔

﴿ ۞ وَمَا مِن دَآبَّةٍ فِي ٱلْأَرْضِ إِلَّا عَلَى ٱللَّهِ رِزْقُهَا﴾ (ھود۱۱/ ٦)

"زمین پر جو بھی جاندار ہے اس کے رزق کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ کی ہے۔"

﴿ ٱللَّهُ ٱلَّذِي خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ هَلْ مِن شُرَكَآئِكُم مَّن يَفْعَلُ مِن ذَٰلِكُم مِّن شَيْءٍ سُبْحَٰنَهُۥ وَتَعَٰلَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٤٠﴾﴾ (الروم۳۰/ ٤٠)

"اللہ تعالیٰ وہ ذات ہے جس نے تمہیں پیدا کیا' پھر تمہیں رزق دیا' پھر تمہیں مارے گا' اور پھر زندہ کرے گا کیا تمہارا کوئی شریک ایسے کام کر سکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ ان سے پاک اور بلند ہے۔ جنہیں یہ لوگ اللہ تعالیٰ کا شریک بناتے ہیں۔"

﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ٱذْكُرُوا۟ نِعْمَتَ ٱللَّهِ عَلَيْكُمْ ۚ هَلْ مِنْ خَٰلِقٍ غَيْرُ ٱللَّهِ يَرْزُقُكُم مِّنَ

﴿ اَلسَّمَآءِ وَالْأَرْضِ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۖ فَاَنّٰی تُؤْفَکُوْنَ ﴿٣﴾ ﴾ (فاطر ٣٥/ ٣)

"لوگو! تم اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کرو۔ کیا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ہے جو تمہیں زمین اور آسمان سے رزق دے؟ اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں، تم کہاں بھٹک رہے ہو؟"

چونکہ رازق صرف اللہ تعالیٰ ہے اس لیے حدیث کے اس حصہ میں فرمایا: تم سب بھوکے ہو۔ تمہیں رزق اور کھانے کی ضرورت پیش آتی رہتی ہے۔ رزق اسی کو ملتا ہے جسے میں دوں۔ لہٰذا مجھ سے رزق طلب کرو، میں تمہیں دوں گا۔

(۴) لباس

آگے فرمایا کہ تم سب ننگے ہو، تمہیں لباس اور کپڑوں کی ضرورت رہتی ہے۔ لباس بھی میں دیتا ہوں۔ مجھ سے لباس مانگو میں تمہیں پہننے کو دوں گا۔

لباس انسان کی زینت اور ستر ڈھانپنے کا ذریعہ ہے۔

﴿ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا ۭ وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ۙ ذٰلِكَ خَيْرٌ ﴾ (الأعراف٧/ ٢٦)

"اے بنی آدم! ہم نے تمہارے لئے لباس نازل کیا ہے جو تمہارے ستر ڈھانپتا اور زینت کا کام دیتا ہے اور اس لباس سے تقویٰ کا لباس بہت بہتر ہے۔"

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو استعمال کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیئے۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نیا کپڑا پہنتے تو یہ دعا فرماتے:

«اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ كَسَوْتَنِيهِ أَسْئَلُكَ خَيْرَهُ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ»(جامع الترمذي، اللباس، باب ما يقول إذا لبس ثوبا جديدا، ح:١٧٦٧ وانظر مختصر شمائل الترمذي للألباني، ص:٤٧)

"یا اللہ! تیرے ہی لیے تمام تعریفیں ہیں تو نے مجھے یہ لباس مہیا کیا۔ میں تجھ سے اس لباس اور جس مقصد کے لئے بنایا گیا ہے اس کی خیر کا طالب ہوں اور اس کے شر اور جس مقصد کے لئے بنایا گیا ہے اس کے شر سے پناہ چاہتا ہوں۔"

معاذ بن انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص لباس پہنتے وقت یہ دعا پڑھے۔ اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں:

«اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَسَانِي هٰذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّي وَلاَ قُوَّةٍ» (سنن أبي داود، اللباس، باب: ١، ح:٤٠٢٣ وجامع الترمذي، الدعوات، باب ما يقول إذا فرغ من الطعام، ح:٣٤٥٨)

"تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے میری کسی محنت اور قوت کے بغیر مجھے یہ لباس عطا فرمایا۔"

اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے بندو! تم سب کو لباس کی ضرورت رہتی ہے تم مجھ سے لباس طلب کرو۔ میں تمہیں لباس دوں گا۔

(۵) استغفار اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "میرے بندو! تم دن رات گناہ کرتے ہو' میں ہی تمام گناہ بخشنے والا ہوں۔ تم مجھ سے مغفرت طلب کرو میں تمہیں بخش دوں گا۔" استغفار کی بڑی فضیلت ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ہر مشکل اور پریشانی سے نجات دیتا ہے اور ایسی جگہ سے رزق عطا فرماتا ہے جس کا اسے وہم و گمان بھی نہیں ہوتا۔ استغفار کی اسی فضیلت کی وجہ سے آنحضرت ﷺ ایک دن میں سو سے زیادہ مرتبہ استغفار کیا کرتے تھے۔ دلوں پر اللہ تعالیٰ کی یاد سے غفلت کا زنگ چڑھ جاتا ہے اس کا علاج بھی اللہ تعالیٰ کی یاد اور استغفار ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّهُ لَيُغَانُ عَلٰى قَلْبِي وَإِنِّي لأَسْتَغْفِرُ اللهَ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ»(صحيح مسلم، الذكر والدعاء، باب استحباب الاستغفار. . .، ح:٢٧٠٢)

"میرے دل پر زنگ آجاتا ہے اور میں ایک دن میں سو بار استغفار کرتا ہوں۔"

استغفار کرنے سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "جب انسان گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نقطہ لگ جاتا ہے۔ اگر وہ توبہ و استغفار کرلے تو اس کا دل صاف ہو جاتا ہے۔" (جامع الترمذی' تفسیر القرآن' (۳۳۳۴)' ابن ماجہ الزھد ' باب ذکر الذنوب' ح ۴۲۴۴)

انسان کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے میرے بندے جب تک مجھ سے استغفار کرتے رہیں گے میں انہیں معاف کرتا رہوں گا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "شیطان نے کہا تھا: اے رب! مجھے تیری عزت اور جلال کی قسم: جب تک ان لوگوں کے اجسام میں ان کی ارواح رہیں گی میں تب تک انہیں گمراہ کرتا رہوں گا۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھے اپنے عزت و جلال اور علو مکان کی قسم! یہ بندے جب تک استغفار کرتے رہیں گے میں بھی انہیں معاف کرتا رہوں گا۔ (احمد ۲۹/۳، ۴۱ والمشکوٰۃ للالبانی: ۲/ ۷۲۴)

اگر انسان شرک کا ارتکاب نہ کرے تو خواہ روئے زمین کے برابر گناہ کر لے اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے تو اللہ تعالیٰ اسے معاف فرما دے گا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: "اے ابن آدم! تو جب تک مجھے پکارتا اور میری رحمت کا امیدوار رہتا ہے، تیرے اعمال کیسے ہی ہوں میں تجھے بخش دوں گا۔ مجھے کوئی پروا نہیں، اے ابن آدم! اگر تیرے گناہ آسمان کی بلندیوں تک بھی پہنچ جائیں اور تو مجھ سے استغفار کر کے معافی طلب کرے تو میں تمہیں معاف کر دوں گا مجھے کوئی پروا نہیں۔ اے ابن آدم! اگر تو روئے زمین کے برابر گناہ کر کے آئے اور شرک نہ کیا ہو تو میں اتنی ہی مغفرت سے تجھے نواز دوں گا۔ (جامع الترمذی، الدعوات، باب فی فضل التوبۃ، والاستغفار، ح:۳۵۴۰)

کلمہ استغفار | جو شخص یہ (درج ذیل کلمہ) پڑھے اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے خواہ وہ میدان جہاد سے فرار ہی ہوا ہو۔"

«اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِي لاَ إِلٰهَ إِلاَّ هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ»(سنن أبي داود، أبواب الوتر، باب في الاستغفار، ح:١٥١٧ وجامع الترمذي، الدعوات، باب دعاء الضيف، ح:٣٥٧٧)

رسول اللہ ﷺ ایک مجلس میں:

«رَبِّ اغْفِرْ وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُورُ»(سنن أبي داود، أبواب

الوتر، باب في الاستغفار، ح:١٥١٦، وجامع الترمذي، الدعوات، باب ما يقول إذا قام من مجلسه، ح:٣٤٣٤ وسنن ابن ماجه، الأدب، باب الاستغفار، ح:٣٨١٤)

سو سو بار پڑھا کرتے تھے۔

سید الاستغفار حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص اسے صبح کے وقت صدق دل سے پڑھے اگر وہ شام سے پہلے فوت ہو گیا تو وہ جنتی ہے اسی طرح جو شخص اسے رات کو پڑھے اور صبح سے پہلے فوت ہو جائے تو وہ جنتی ہے۔

«اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لاَ إِلٰهَ إِلاَّ أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْلِي إِنَّهُ لاَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلاَّ أَنْتَ»(صحيح البخاري، الدعوات، باب أفضل الاستغفار، ح:٦٣٠٦)

"اے اللہ! تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں' تو نے مجھے پیدا کیا ہے میں تیرا عاجز بندہ ہوں اور میں تیرے ساتھ کئے ہوئے عہد اور وعدے پر اپنی استطاعت کے مطابق قائم ہوں' میں نے جو خطائیں کی ہیں ان کے وبال سے تیری پناہ چاہتا ہوں تو نے مجھ پر جو احسانات کیے ہیں میں ان کا اقراری ہوں' اور مجھے اپنے گناہوں کا بھی اعتراف ہے۔ یا اللہ! مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔"

۞ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا' میرے بندو! تم مجھے نفع پہنچا سکتے ہو نہ نقصان۔ ایک موحد کا یہ عقیدہ ہونا چاہئے کہ دنیا کی کوئی طاقت اللہ تعالیٰ کو نفع یا نقصان نہیں پہنچا سکتی وہ مالک الملک (کائنات کا مالک) اور ملک الملوک (بادشاہوں کا بادشاہ) ہے۔

۞ اگر اگلے پچھلے سب لوگ نیک اور صالح ترین بن جائیں تو اس سے اللہ تعالیٰ کے اقتدار و سلطنت میں کچھ اضافہ نہیں ہوتا اور نہ اسے کوئی فائدہ پہنچتا ہے انسان جو کچھ کرتے ہیں اپنے لیے کرتے ہیں۔

۞ اسی طرح اگر ساری کائنات بدی پر اتر آئے تو اس سے اللہ تعالیٰ کا کچھ نقصان ہے نہ

اس کی سلطنت میں کوئی کمی آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ بندوں کے نیک یا بد ہونے سے مکمل طور پر بے پروا اور مستغنی ہے۔ الصمد اور الغني اس کے اوصاف ہیں۔

(۹) اللہ تعالیٰ کے ہاں ہر ہر نعمت کے بے بہا خزانے ہیں جن میں کمی آتی ہے نہ آ سکتی ہے۔ نہ معلوم اللہ تعالیٰ کب سے اپنے بندوں پر اپنی نعمتیں نچھاور کر رہا ہے ایک انسان کے لیے ان کا احصاء کرنا ناممکن ہے۔ جیسا کہ فرمایا:

﴿ قُل لَّوْ كَانَ ٱلْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمَٰتِ رَبِّى لَنَفِدَ ٱلْبَحْرُ قَبْلَ أَن تَنفَدَ كَلِمَٰتُ رَبِّى وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِۦ مَدَدًا ﴿١٠٩﴾ ﴾ (الكهف١٨/ ١٠٩)

”کہہ دیجئے! اللہ تعالیٰ کی باتوں (نعمتوں) کو شمار کرنے اور لکھنے کے لیے اگر سمندر روشنائی ہو تو اللہ تعالیٰ کی باتیں (نعمتیں) تمام ہونے سے قبل سمندر ختم ہو جائے بلکہ اگر اتنی ہی روشنائی مزید ہو تب بھی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو شمار نہیں کیا جا سکتا۔“

﴿ وَلَوْ أَنَّمَا فِى ٱلْأَرْضِ مِن شَجَرَةٍ أَقْلَٰمٌ وَٱلْبَحْرُ يَمُدُّهُۥ مِنۢ بَعْدِهِۦ سَبْعَةُ أَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمَٰتُ ٱللَّهِ ﴾ (لقمان٣١/ ٢٧)

”اگر روئے زمین کے سارے درخت قلم ہوں اور سمندر کا پانی روشنائی ہو اور اس کے علاوہ مزید سات سمندر روشنائی کے ہوں تب بھی اللہ تعالیٰ کی باتیں (علم اور حکمتیں) مکمل نہ ہوں گی۔“

﴿ وَإِن تَعُدُّوا۟ نِعْمَتَ ٱللَّهِ لَا تُحْصُوهَآ ﴾ (إبراهيم١٤/ ٣٤)

”اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا احصاء کرنا چاہو تو نہ کر سکو گے۔“

﴿ وَإِن مِّن شَىْءٍ إِلَّا عِندَنَا خَزَآئِنُهُۥ ﴾ (الحجر١٥/ ٢١)

”ہمارے پاس ہر چیز کے خزانے ہیں۔“

صحیحین میں بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کا دایاں ہاتھ نعمتوں سے بھرا ہوا ہے وہ دن رات اس میں سے خرچ کرتا رہتا ہے۔ اس کے باوجود اس کے خزانوں میں کوئی کمی نہیں آتی۔ ذرا دیکھو اور غور کرو کب سے زمین و آسمان پیدا کئے اس وقت سے اب تک اس میں کچھ بھی کمی نہیں آئی۔“ (صحيح البخاري التفسير' ح

:۴۶۸۳ و صحیح مسلم، الزکاۃ، باب الحث علی النفقة، ح:۹۹۳)

اسی لیے اللہ تعالیٰ نے پیش نظر حدیث میں بندوں کو اپنے استغنا کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا: اگر ساری کائنات مل کر اپنی اپنی مرضی، خواہش اور ضرورت کے مطابق مانگے اور میں ہر ایک کو اس کی درخواست کے مطابق عطا کر دوں تو میرے خزانوں میں بس اتنی سی کمی آئے گی جتنی سمندر میں سوئی ڈبو کر نکال لینے سے سمندر میں آتی ہے۔

﴿۱۰﴾ آخر میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا اللہ تعالیٰ انسان کو اس کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیتا ہے بھلائی کی صورت میں اللہ تعالیٰ کا شکر اور خسارے کی صورت میں خود انسان موردِ الزام ٹھہرتا ہے اگر اس نے اللہ تعالیٰ کے احکام کی خلاف ورزی کی تو اس میں آدمی کا اپنا قصور ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی پر ظلم اور زیادتی نہیں کرتا۔

اس لئے فرمایا: میرے بندو! یہ تمہارے اعمال ہیں جنہیں میں محفوظ کر رہا ہوں میں تمہیں ان اعمال کی پوری پوری جزا دوں گا۔ جو شخص اپنے اعمال کا نتیجہ اچھا پائے وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے اور جسے اچھا نتیجہ نہ ملے تو وہ اپنے آپ کو ملامت کرے۔ کیونکہ وہ خود ذمہ دار ہے۔ کسی کا قصور نہیں۔

۲۵۔ صدقہ کا حقیقی مفہوم

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ نَاسًا مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالُوا لِلنَّبِيِّ ﷺ: يَارَسُولَ اللهِ! ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ بِالأُجُورِ، يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي، وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ، وَيَتَصَدَّقُونَ بِفُضُولِ أَمْوَالِهِمْ، قَالَ: «أَوَ لَيْسَ قَدْ جَعَلَ اللهُ لَكُمْ مَّا تَصَدَّقُونَ بِهِ؟ إِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةً، وَكُلِّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةً، وَكُلِّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةً، وَكُلِّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةً، وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ، وَنَهْيٌ عَنْ مُّنْكَرٍ صَدَقَةٌ، وَفِي بُضْعِ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ»